

ھیجڑوں کے شرعی احکام

(تصنیف لطیف)

حضور فیضِ ملّت، مُفسرِ اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابوالصالح مفتی
محمد فیض احمد اُویسی رضوی نور اللہ مرقدہ



www.FaizAhmedOwaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ

ھیجڑوں کے شرعی احکام

از

شمس المصنفین، فیضِ ملّت، مُفسرِ اعظم پاکستان،خلیفہ مفتی اعظم ہند

حضرت علامہ ابو الصالح مفتی **محمد فیض احمد اُویسی رضوی** محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہ

پیش لفظ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

امابعد! ہمارے دور میں ہیجڑے(زنانے) سنجیدہ وطبقہ (خاص وعام) میں سخت بُری نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں ویسے اِنکے کرتوت (کردار) نے بھی اِنہیں اس زَبُوں حالی (خستہ حالی) میں دھکیل دیا ہے اور پھر اپنے ماحول نے بھی اِنہیں غلاظت کے گڑھے میں پھینکا ہوا ہے حالانکہ اِن میں وہی استعدادِ علمی و عملی ہے جو دوسرے بنوآدم میں اللہ تعالیٰ نے وَدِیعت (عنایت) کرر کھی ہے اگر یہ اصلاح پذیر ہو جائیں تو زمانہ میں بھی نام اور آخرت بھی سنور جائیگی۔

فقیر نے یہ رسالہ ہیجڑے حضرات کی فلاح وبہبود کے نیک ارادہ پر لکھا ہے خدا کرے فقیر کے لئے توشئہ راہِ آخرت ثابت ہو۔

عزیزم الحاج محمد اسلم اُویسی قادری سلّمہ ربہ نے اِسکی اشاعت کا بیڑا اُٹھایا اللہ تعالیٰ اُنہیں اَجرِ عظیم سے نوازے اور عوام اَہلِ اسلام بالخصوص زنانے حضرات کے لئے مشعلِ راہ ہو۔

بجاہ سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور۔ پاکستان

15 رجب المرجب 1421ھ بروز ہفتہ

تمھید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للّٰہ العلیٰ الا علیٰ الذی خلق فسوی والصلوٰۃ والسلام

علیٰ حبیبہ المصطفی والہ واصحابہ الذین فازوا بالدرجات العلیٰ

امابعد! زنانہ عموماً ایک بیکار آدمی سمجھا جاتا ہے یہ غلط اور سخت ہے۔ کیونکہ یہ صرف جنسی تبدیلی ہے اور جنسی تبدیلی اصل انسانی جوہرِ خلافت کے منافی نہیں۔ جیسے عورت ہونا آدمیت کے احترام کے مخالف نہیں دورِ سابق میں زنانے بڑے علاّمہ اقراء وحفاظ موجود ہیں۔ فقیر اس رسالہ '' ہیجڑوں کے شرعی احکام ''میں اُنکے احکام ومسائل لکھتا ہے ممکن ہے کوئی زنانہ اپنی حقیقت کو سمجھ کر دورِ حاضر میں قعرِ مذلّت (ذِلت ورسوائی) سے نکل کر باعزت زندگی بسر کرے۔ اگرچہ بظاہر یہ اَمر مشکل نظر آتا ہے کہ اِس قوم کو راہِ راست پر لایا جا سکے کیونکہ اِنہوں نے اپنی نرالی تہذیب وتمدن کے لئے مستقل اِنجمن کر رکھی ہے اور وہ اپنی تیسری دنیا میں خود کو ترقی یافتہ بنانا چاہتے ہیں لیکن قدرت کے لئے یہ کوئی مشکل نہیں کہ اِنکو سمجھ دے پھر وہ اس لائق ہو جائیں کہ اِنہیں قربِ رسول ﷺ نصیب ہو جائے۔ یہ صاحبان تھوڑا سا غور فرمائیں کہ جو زنانے اپنی عزت وعظمت چاہتے ہیں وہ آستانہ رسول ﷺ کے زنانوں سے عبرت حاصل کریں جن کے سامنے زمانہ بھر کے بڑی بڑی گردنوں والوں کے سر جھک جاتے ہیں۔

میں نے بڑی اونچی قدآور شخصیات کو مدینہ پاک کے خواجہ سَراؤں سے دھکے کھاتے دیکھا ہے اگر زنانے حضرات علمی جوہر سے خود کو سنواریں پھر اپنی شان و شوکت کا اندازہ لگائیں۔ فقیر اس نوعِ انسانی کے لئے یہ رسالہ پیش کر رہا ہے تاکہ وہ خود کو ایسا سنواریں کہ خلقِ خدا اُنکی غلام بے دام بن جائے۔

مقدمہ

ہیجڑے کی لغوی و شرعی تحقیق: خنثیٰ یہ خنث از باب سے کہا جاتا ہے خنث الرجل خنثا ہیجڑا ہونا زنانہ صفت ہونا (المنجد) اِسکی جمع خناثی وخناث آتی ہے اِسے مخنّث بھی کہا جاتا ہے یہ پیدائشی طور ایسے ہوتے ہیں اِسکی دو قسمیں ہیں خنثیٰ مشکل و خنثیٰ غیر مشکل۔

(1) خنثیٰ مشکل وہ انسان ہے جو مرد اور عورت ہونے کے برابر علامات رکھتا ہو یا دونوں میں ایک سے بھی علامت نہ رکھتا ہو یا کوئی ایک جانب غالب نہ ہو۔ اگر کوئی ایک جانب غالب ہو تو وہ خنثیٰ غیر مشکل ہے۔ خنثیٰ غیر مشکل میں جو مرد قرار پائے گا اس پر مرد کے احکامات جو عورت قرار پائے گی اس پر عورت کے احکامات لاگو ہوں گے اِسکی تفصیل آئیگی۔ (انشاء اللہ)

(2) یہ عیب سہی جیسے بعض بچے پیدائشی نابینا ہوتے۔ لنگڑے۔ لُنجے وغیرہ وغیرہ لیکن جب وہ دینی اُمور میں حصّہ پاتے ہیں تو خلقِ خدا کے پیشوا ہوتے ہیں حالانکہ اُسکے عُیوب کسی سے مخفی نہیں ہوتے اور مخنّث کا عیب تو مخفی اور پوشیدہ ہے اللہ تعالیٰ کسی مرد کو تکوینی (خلقی) حکمت کے تحت اگر مخنّث پیدا کردے تو اُس میں صرف اِتنا ہی نقص ہے کہ وہ انسانی نسل بڑھانے اور تزویج (نکاح کرنے) کے قابل نہیں رہا۔ لیکن یہ نقص صرف جسمانی نقص ہے۔ شرعی نقص نہیں

ہے۔کیونکہ تزویج اور افزائشِ نسل کے علاوہ اُس کے جسم میں قدرت کی طرف سے باقی ہر قسم کی صلاحتیں موجود ہیں۔اس لئے دوسرے مسلمانوں کی طرح مخنث بھی اسلام میں تمام احکامِ شرعیہ کا مکلّف (پابند) ہے۔صفتِ مخنث کے علاوہ اس میں عقل کا جوہر کامل موجود ہے اگر وہ چاہے تو علم کی اعلیٰ ڈگریاں حاصل کر سکتا ہے جیسے سابق دور میں بہت بڑے علماء و فقہاء اور مفسر و محدث گذرے ہیں اب بھی بہت سے خوش قسمت موجود ہیں اور دنیوی اُمور میں ترقی پاکر دوسرے لوگوں سے فائق و فائز ہیں لیکن افسوس اس زبوں ہمت (بُزدل) پر ہے کہ خود کو اِتنا گرادیا کہ اس کے کردار کو دیکھ کر مہذب لوگ نفرت کرتے اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

(3) دوسرے پیدائشی عیب داروں میں جسمانی کمزوری بھی ہے مثلاً نابینا اور لنجہ، لنگڑا وغیرہ لیکن ہیجڑے کے ہاتھ پاوں اور دوسرے تمام جسمانی اعضاء بالکل صحیح ہیں اگر وہ دینی علوم حاصل کرے اور ان اعضاء کو ہنر سیکھنے میں استعمال کرے تو وہ ہر درجے کے مراتب پاسکتا ہے اور اعلیٰ کتب سے مستفید ہو سکتا ہے اگر پیسہ اُس کے پاس ہے تو بڑی بڑی تجارتوں میں نام پیدا کر سکتا ہے۔

غرضیکہ اگر وہ قدرت کی عطاء کردہ استعداد اور صلاحیت کو صحیح طریقہ پر استعمال کرے تو دین اور دنیا کے ہر کمال کو حاصل کر سکتا ہے۔

(4) ہمارے ملک کے زنانوں۔ہیجڑوں کا یہ عام دستور ہے کہ جس مسلمان کو ہیجڑے پن کا داغ لگ جاتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ سماج میں اُسکا وہ مقام نہیں رہا جو دنیا میں دوسرے مردوں کو حاصل ہے۔وہ اپنے خود ساختہ غم کی وجہ سے اپنے دل میں کوستا رہتا ہے جسکا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ قدرت کی تکوینی حکمت سے ناراض ہو کر وہ ایک ایسے بازار میں چلا جاتا ہے جس کا نام لینے سے ہر انسان کو عقلاً گھن آجاتی ہے۔اُس بازار کی فحش تربیت سے دائرہ انسانیت سے نکل کر عورتوں، جیسی وضع قطع بنالیتا ہے۔رقص کی بے جوڑ ٹانگوں سے وہ ناچتا کودتا ہے کہ یہ آواز سے فحش گانے گاتا ہی بے ڈھب تالوں سے نومولود بچوں کے لئے لوریاں ہانکتا ہے۔جب شام ہو جاتی ہے تو اپنی منحوس کمائی کے ساتھ اپنے فحش اڈے پر رات بسر کرتا ہے۔آگے کچھ لکھنا حیاء و شرم اجازت نہیں دیتی۔

کاش! جس گھر میں پیدا ہوا ہے وہ خود اس عیب کو اتنا چُھپاتے کہ خود بچہ بھی باشعور ہو کر اپنے عیب کو نہ سمجھتا پھر بچپن سے ہی اِسکی تربیت کرتے حسنِ اخلاق کا دلدادہ بناتے کچھ بڑا ہوتا تو اِسے دینی درسگاہ میں حافظ قرآن اور عالمِ دین بناتے لیکن بد قسمتی سے اس بچے کے والدین اور اسکے عزیز و اقارب اسکا پردہ فاش کرتے ہیں (اس پردہ فاشی کا گناہ اُنکے سر پر رہیگا، حالانکہ اُنہیں اس کے عیب کی پردہ پوشی ضروری تھی اور وہ اسکا آجر عظیم پاتے) اور نہ صرف پردہ فاش کیا بعض پاگل خود ایسے بچے (غلط و پیشہ ور) ہیجڑوں کے حوالے کر دیتے ہیں پھر ہیجڑوں نے تو اسکے ساتھ وہی کاروائی کرنی ہے جو سب کے سامنے ہے۔ایسے پاگلوں کو یاد رہنا چاہیئے کہ اب زندگی بھر اس سے جتنی برائیاں سرزد ہونگی وہ سب سے پہلے اس بچے کے ماں باپ اور اسکے سرپرستوں کے کھاتہ میں لکھی جائیں گی پھر اِسکی سزا قیامت میں سخت سے سخت تر ہوگی۔اور اگر اس بچہ کی تربیت اسی طرح ہو جیسے فقیر نے عرض کیا ہے تو اس بچہ کے علمی خدمات کا اجر و ثواب سب سے پہلے ماں باپ اور سرپرستوں کو نصیب ہوگا۔

(5) جو صاحبان لاشعوری اور بے خبری سے ایسے بچوں کے معاملات میں غلطیاں کر چکے وہ تہِ دل سے توبہ کریں اور اِس رسالہ کو پڑھکر آئندہ اپنی اصلاح فرمائیں۔

وما علینا الا البلاغ

باب نمبر 1

شرعی تحقیق: جیسا کہ مقدمہ میں عرض کیا گیا ہے کہ شرعی اعتبار سے مخنث کی تعریف یہ ہے کہ

'' شخص لَهُ آلَتَا الرِّجَال وَالنِّسَاءِ، أَوْ مَنْ لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ مِنْهُمَا أَصْلاً '' (کتاب التعریفات۔للجرجانی) (1)

یعنی مخنث وہ شخص ہے کہ جس کے لئے بیک وقت مردوں اور عورتوں، دونوں کی طرح کی شرمگاہ ہو یا ان دونوں میں سے اصلاً کوئی بھی نہ ہو۔

اور شیخ الاسلام ابو بکر بن علی بن محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں،

''وَكَذَا إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرْجٌ وَلَا ذَكَرٌ وَيَخْرُجُ الْحَدَثُ مِنْ دُبُرِهِ أَوْ مِنْ سُرَّتِهِ''(جوہرۃ نیرہ، شرح القدوری) (2)

یعنی اسی طرح وہ شخص بھی مخنث ہے کہ اس کے لئے دونوں شرمگاہوں میں سے کوئی نہ ہو اور گندگی اس کے مقعد یا ناف سے خارج ہو"۔

اور محی الدین ابو زکریا یحیٰی بن شرف نووی قدس سرہ العزیز، شرح صحیح مسلم میں ارشاد فرماتے ہیں،

وَهُوَ الَّذِي يُشْبِهُ النِّسَاءَ فِي أَخْلَاقِهِ وَكَلَامِهِ وَحَرَكَاتِهِ(3)

یعنی مخنث وہ مرد ہے کہ جو عورتوں سے عادات وکلام وحرکات میں مشابہت رکھتا ہو۔

قبل بلوغ و بعد بلوغ: خنثیٰ کے بلوغ سے قبل وبعد کے مختلف احکام ہیں۔

قبل بلوغ: نابالغی کی حالت میں ان پر مرد یا عورت کا حکم لگانے میں ''ان کے پیشاب کرنے کے مقام'' کا اعتبار ہوگا، جیسا کہ ابنِ عدی نے "کامل" میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ "انہیں (یعنی مخنثوں) کو وارث ٹھہرانے میں کس چیز کا اعتبار کیا جائے؟ (یعنی انہیں مردوں کا حصّہ دیا جائے گا یا عورتوں کا؟)

آپ نے ارشاد فرمایا، مِنْ حَيْثُ يَبُولُ(4)

یعنی جس جگہ سے پیشاب کریں'' چناچہ اگر یہ مردوں کی شرمگاہ سے پیشاب کریں تو مرد، ورنہ عورت ہیں۔

فائدہ: بلفرض اگر دونوں سے پیشاب کرتے ہیں تو دیکھیں گے کہ کس سے پہلے باہر نکلتا ہے، جس سے پیشاب پہلے باہر نکلے، اسی کے مطابق حکم ہوگا۔

اگر دونوں سے ایک ساتھ نکلتا ہے، تو اب امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک یہ ''خنثیٰ مشکل'' ہے۔(یعنی ایسا خنثیٰ کہ جس کے مرد یا عورت ہونے کا معاملہ مشتبہ ہے۔) جب کہ صاحبین (یعنی امام اعظم کے دونوں شاگرد یعنی امام ابو یوسف اور امام احمد رحمھما اللہ) کے نزدیک قلت و کثرت کا اعتبار ہوگا، یعنی جس شرمگاہ سے زیادہ پیشاب خارج ہوگا اسی کے مطابق حکم لگایا جائے گا۔ (اس کے متعلق آگے تفصیل آئیگی)

1-(معجم التعریفات للجرجانی، باب الخاء، الصفحۃ89، دار الفضیلۃ، القاھرۃ)
(التعریفات الفقھیۃ، حرف الخاء، الصفحۃ90، دار الکتب العلمیۃ، بیروت-لبنان)

2- (الجوہرۃ نیرہ شرح القدوری فی فروع الحنفیۃ، کتاب الخنثی، الجزء2، الصفحۃ76، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

3- (صحیح مسلم بشرح النووی، کتاب الاسلام، باب منع المخنث من الدخول علی النساء الاجانب، الجزء14، الصفحۃ337، الحدیث2181، دار الخیر)

4-(نصب الرایۃ فی تخریج احادیث الھدایۃ، کتاب الخنثی، فصل فی بیانہ، الجزء6، الصفحۃ551، دار الحدیث)

بعد بلوغ: حالتِ بلوغ میں مردوں یا عورتوں کی علامات کا اعتبار کیا جائے گا۔ چناچہ اگر ان کی داڑھی نکل آئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یا۔۔۔۔۔۔ ۔۔ ۔ ۔ انہیں احتلام ہو تو مرد، اور اگر انہیں حیض آئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اُن کے پستان ظاہر ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یا۔۔۔۔۔۔۔۔۔کسی سبب سے حمل ٹھہر جائے، تو یہ عورت ہیں۔

اور بالفرض اگر بالغ ہونے کے بعد اُن میں کوئی بھی علامت ظاہر نہ ہو۔۔۔یا۔۔۔علامت میں تعارض (اختلاف) پیدا ہو جائے یعنی دونوں قسم کی علامت ظاہر ہوں مثلاً داڑھی بھی نکل آئی اور عورتوں کی مثل پستان بھی، تو اب یہ ''خنثیٰ مشکل ہے''۔ (درمختار)(5)

فائدہ: خنثیٰ مشکل کے مسائل میں پیچیدگی اور اُسکا حل آئندہ اوراق میں آیئگا۔ (انشاءاللہ)

مسئلہ: اپنے بارے میں اُن کے قول کا اعتبار نہ کیا جائے گا۔ لیکن بعض علماء نے فرمایا کہ مانا جائے گا کیونکہ یہ ایسا معاملہ ہے کہ اِس پر اُن کے علاوہ کوئی اور واقف نہیں ہو سکتا۔ "ملتقی" میں ہے کہ ان کا معاملہ مشتبہ ہونے سے پہلے قبول کیا جائے گا، بعد میں نہیں۔ (یعنی اگر ان میں مرد و عورت والی دونوں قسم کی علامات ظاہر نہیں ہوئیں، تو اُن کا قول معتبر ہے اور اگر ظاہر ہو گئیں تو نہیں۔) (درمختار)(6)

ہیجڑوں کی قسمیں

امام نووی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں علماء کا ارشاد ہے کہ اِن کی دو قسمیں ہیں۔

(1) ''جو پیدائشی طور پر ہی عورتوں کی مثل ہوں اور وہ عورتوں کے اَخلاق اور اُن کی طرح زیب و زینت و کلام و حرکات کے پیدا کرنے میں تکلف سے کام لیتے ہوں''۔

چونکہ یہ اِس معاملے میں معذور ہیں اور اِس سلسلے میں اِن کا اپنا کچھ عمل دخل نہیں، چناچہ نہ تو اِن پر کوئی مذّمت و ملامت ہے، نہ کسی قسم کا گناہ و عذاب۔

(2) ''جو پیدائشی طور پر ایسے نہ ہوں بلکہ وہ بتکلف عورتوں کے اَخلاق و حرکات و ہیئت و کلام و زینت کو اختیار کرتے ہیں''۔

یہ قسم قابل مذّمت ہے اور اِسی کے بارے میں صحیح احادیث میں لعنت وارد ہوئی ہے۔ (شرح صحیح مسلم للنووی)(7)

باب نمبر 2

دورِ نبوت کے زنانے : یہ گروہ خوش قسمتی سے حضور نبی پاک ﷺ کے زمانہ اَقدس میں بھی تھا لیکن اُس پاکیزہ دور میں بھی اُن سے لغزشیں ہو جاتیں محسنِ اعظم ﷺ اُنہیں سرزنش فرماتے تھے بعض راہِ راست پر آجاتے بعض بھٹکتے رہتے چند واقعات حاضر ہیں۔

(1) سیّدہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مخنث میرے پاس بیٹھا تھا اور حضور اکرم ﷺ گھر تشریف فرماتے، مخنث نے میرے بھائی عبداللہ سے کہا

5-"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الخنثی، الجزء10، الصفحۃ482. دارالمعرفۃ، بیروت

6-"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الخنثی، الجزء10، الصفحۃ482. دارالمعرفۃ، بیروت

7-(صحیح مسلم بشرح النووی، کتاب الاسلام، باب منع المخنث من الدخول علی النساء الاجانب، الجزء14، الصفحۃ334، دارالخیر)

(2) اگر خدا نے کل طائف کو فتح کروادیا تو تم کو غیلان کی بیٹی کا پتہ بتائے دیتا ہوں۔ اُس کو دیکھ لینا، وہ جب سامنے آتی ہے تو اُسکی گُدازگی کے سبب اُس کے پیٹ پر چار لکیریں پڑ جاتی ہیں اور جب وہ واپس جاتی ہے تو اُس کی کمر پر آٹھ نشان ہوتے ہیں۔ حضور ﷺ نے اُس کے یہ الفاظ سُن لئے اور فرمایا یہ لوگ آئندہ تمہارے پاس ہر گز نہ آیا کریں۔(8)

علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اُسے یہ فحش گفتگو کرتے سُنا تو اِرشاد فرمایا،'' اے اللہ کے دشمن! تو نے بنتِ غیلان پر بہت گہری نظر کی ہے ''۔ پھر آپ ﷺ نے اُسے مدینے سے حمی کی طرف جلاوطن کر دیا۔

جب آپ ﷺ دنیا سے پردہ فرماگئے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو آپ نے اُسے دوبارہ مدینے میں داخلے کی اِجازت سے اِنکار فرمادیا، پھر جب عمر فاروق رضی للہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو لوگوں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ'' اب'' ہیت'' بڑھاپے اور کمزوری کے باعث محتاج ہوگیا ہے''۔ یہ سُن کر آپ نے اُسے مدینے میں داخلے کی اِس شرط پر اِجازت مرحمت فرمائی کہ'' وہ ہر جمعہ لوگوں کو اپنی حاجت کے بارے میں سوال کرے اور (حاجت پوری ہونے پر) دوبارہ اپنے مقام کو واپس لوٹ جائے''۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری۔ جلد 12)(9)

(2) مروی ہے کہ ایک مخنث ازواجِ مطہرات کے پاس آجایا کرتا تھا۔ اور وہ اُس کو ناقابل مرد پاکر اُس سے پردہ نہ کرتی تھیں۔ ایک روز یہ مخنث خانہءنبوی میں بیٹھ کر کسی عورت کی تعریف کررہا تھا۔ حضور ﷺ نے اُس کی تعریف سن کر ازواجِ مطہرات سے فرمایا:

''میں جانتا ہوں یہاں جو کچھ ہے وہ اِس سے بھی واقف ہو گا یعنی ہمارے گھر کی حالت سے آگاہ ہو گا اور دوسری جگہ ذکر کرتا ہو گا آئندہ یہ تمہارے پاس نہ آیا کرے''۔

جب یہ واقعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو معلوم ہوا تو اُن تمام حضرات نے مخنثوں کو اپنے گھروں میں آنے سے روک دیا اور اپنی عورتوں کو تاکید کردی کہ اُن سے پردہ کیا کریں۔ (مسلم، صفحہ 218، جلد 2) (10)

فائدہ : علامہ نووی لکھتے ہیں کہ یہ مخنث جو خانہءنبوی میں آ جایا کرتا تھا اُس کا نام ہیت تھا جس وقت اُس کو اندر آنے سے روک دیا گیا تو بعد میں حضور سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا کہ اِس مخنث کو مدینہ سے نکال دیا جائے۔ یہ مدینہ سے نکل کر حمراءالاسد کے مقام پر چلا گیا۔(نووی شرح مسلم، صفحہ 218، جلد 2)(11)

انتباہ : مسلمانو! غور فرمائے کہ جس مخنث کو دورِ نبوت میں گھروں سے روک کر جلاوطن کرادیا تھا، اُس کا جرم کیا تھا؟ وہ (زنانہ) عورتوں جیسا لباس نہ پہنتا تھا، وہ ناچ اور گانا نہیں سنتا تھا۔ وہ فحش نہیں بکتا تھا، وہ بے نمازی نہ تھا اور نہ ہی غلط کار تھا۔ بلکہ اُس میں صرف یہ جرم تھا کہ وہ دوسری عورتوں کی باتیں آکر سُناتا تھا۔

8- (صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب اِخراج المتشبھین بالنساء من البیوت، الجزء 5، الصفحۃ 2006، الحدیث 4937، دار ابن کثیر)
(صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب ماینھی من دخول المتشبھین بالنساء، الجزء 5، الصفحۃ 2208، الحدیث 5548، دار ابن کثیر)
(صحیح مسلم، کتاب الاسلام، باب منع المخنث من الدخول علی النساء الاجانب، الجزء 4، الصفحۃ 1715، الحدیث 4048، دار احیاء الکتب العربیۃ)

9- (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، الجزء 20، الصفحۃ 215، الحدیث 163-4937، دار احیاء التراث العربی)

10- (صحیح مسلم، کتاب الاسلام، باب منع المخنث من الدخول علی النساء الاجانب، الجزء 4، الصفحۃ 1716، الحدیث 4049، دار احیاء الکتب العربیۃ)

11- (صحیح مسلم بشرح النووی، کتاب الاسلام، باب منع المخنث من الدخول علی النساء الاجانب، الجزء 14، الصفحۃ 337، دار الخیر

جب مخنث کو ایک معمولی جرم کی پاداش میں گھروں سے روک کر جلاوطن کرایا جاتا ہے تو اب اُن میں موجود ہیجڑوں کا اندازہ کیجئے، جب کہ اُن میں فحش اور بے حیائی انتہائی حد تک پہنچ چکی ہو کہ جن کی باتیں دیکھ کر سُن کر شرم سے سر نہیں اُٹھایا جاتا۔ اُنکے بارے میں برادرانِ اسلام کا خیال ہے کہ اُنہیں دنیوی سزا دینے والا تو کوئی نہ سہی لیکن آخرت میں کتنا بُرا حال ہوگا۔

سوال : پہلے اُس ہیجڑے کو گھر میں داخل ہونے کی اجازت کیوں دی گئی تھی؟

جواب : حدیث شریف میں ہے، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اِرشاد فرمایا : ''عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَنَّثٌ فَكَانُوا يَعُدُّونَهُ مِنْ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ''(12)

یعنی ازواجِ نبی ﷺ کے پاس ایک مخنث آیا کرتا تھا اور اُن کے نزدیک وہ اُن لوگوں میں سے تھا کہ جنہیں جنسی خواہش نہیں ہوتی"۔

فائدہ : اس حدیث کے تحت ''علامہ نووی قدس سرہ العزیز اِرشاد فرماتے ہیں کہ ''اس مخنث کا اُمہات المومنین رضی اللہ عنھن کے پاس اولاً آنے کا سبب اسی حدیث میں بیان کر دیا گیا ہے کہ اُسے بغیر جنسی خواہش والا گمان کیا جاتا تھا اور ایسے شخص کا ازواجِ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہونا مباح تھا، لیکن جب اُس کا کلام سنا گیا تو معلوم ہو گیا کہ (معاملہ اِس کے برعکس ہے یعنی) وہ جنسی خواہش رکھنے والا ہے، چناچہ نبی پاک ﷺ نے اُسے گھر میں داخل ہونے سے منع فرمادیا۔ پس اس حدیث میں مخنث کے لئے عورتوں کے پاس آنے اور عورتوں کے لئے اُس کے سامنے ظاہر ہونے کی ممانعت ہے'' ۔

(شرح صحیح مسلم للنووی)(13)

معلوم ہوا کہ بعض مخنث جنسی خواہش رکھتے ہیں لہٰذا اُن میں سے ہر ایک کو بغیر خواہش والا گمان کرنا درست نہیں۔ نتیجتاً مسلمان بہنوں کو اِن سے محتاط رہنا چاہیئے۔

دوسری حدیثِ پاک کے خلاف پہلی حدیثِ پاک کے آخر میں پیارے آقا ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے، ''لَا يَدْخُلُ هَؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ'' یعنی یہ تمہارے پاس نہ آیا کریں'' ۔

اس کے تحت علامہ نووی قدس سرہ العزیز اِرشاد فرماتے ہیں کہ ''اس کلامِ پاک میں اِس جانب اشارہ ہے کہ یہ حکم تمام مختثین کے لئے ہے'' ۔

(شرح صحیح مسلم للنووی)(14)

فائدہ : ہیت ہیجڑے کو نبی پاک ﷺ نے سزا کے طور پر شہر بدر فرمایا حالانکہ وہ بظاہر جنسی خواہشات سے مبرّا محسوس ہوتا تھا جبکہ اُس میں خواہشات تھیں جیسا کہ علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مسلم میں تصریح فرمائی دوسری وجہ وہی کہ اُس نے عورتوں کے محاسن مردوں کے سامنے ظاہر کر دیں یہ ایک بہت بُرا عمل ہے یہی وجہ ہے کہ عورت کو حکم ہے کہ اپنے شوہر کے سامنے کسی عورت کی باتیں بیان نہ کرے۔

12- (صحیح مسلم، کتاب الاسلام، باب منع المخنث من الدخول علی النساء الاجانب، الجزء4، الصفحۃ1716، الحدیث4049، دار احیاء الکتب العربیۃ)
(سنن ابی داود، کتاب اللباس، باب في قوله غير أولي الإربة، الجزء4، الصفحۃ63، الحدیث4107، المکتبۃ العصریۃ)

13- (شرح النووی علی مسلم، کتاب اللعان،، الحدیث2181، الجزء14، الصفحۃ337، دار الخیر)

14- (صحیح مسلم بشرح النووی، کتاب الاسلام، باب منع المخنث من الدخول علی النساء الاجانب، الجزء14، الصفحۃ337، الحدیث2180، دار الخیر)

بے غیرت مسلمان : دورِ حاضرہ کے اُس بے غیرت انسان پر صد حیف(افسوس) ہے کہ اُسکا پیارے رسول ﷺ نے تو ہیجڑے کے ایک معمولی غلط قول پر اُسے مدۃ العمر تک شہر مدینہ اقدس سے باہر نکال دیا لیکن یہ بے غیرت انسان اُس ہیجڑے کو اپنی بہو بیٹیوں میں بلا کر اُس سے ناچ گانے و دیگر فواحش کا نظارہ کراتا ہے۔

حکایت : حضرتِ صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ''ہم رسول ﷺ کے پاس حاضر تھے کہ عمر و بن قرہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا،اور عرض کی کہ ''یا رسول اللہ ﷺ! اِس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میری تقدیر میں لکھ دیا تھا کہ میرے پاس سوائے دف بجا کر کمانے کے اور کوئی ذریعہ نہیں،لہٰذا آپ مجھے گانے کی اجازت مرحمت فرمائیں، میرا گانا فحش نہ ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے جواباً ارشاد فرمایا،''نہ میں تجھے اِجازت دوں گا نہ تجھے عزت دے کر تیری آنکھیں ٹھنڈی کروں گا۔اے خدا کے دشمن! تو جھوٹ بولتا ہے،اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے حلال روزی پسند فرمائی اور تو نے حلال کی جگہ حرام روزی پسند کی، اگر میں تجھے پہلے منع کر چکا ہوتا تو پھر تو مجھ سے اجازت لینے آتا تو میں تجھے سزا دیتا اور تیرا سر مونڈ کر، تیرا مُثلہ کر دیتا(یعنی ہیئت بگاڑ دیتا)اور تجھے تیری قوم سے نکال دیتا اور تیرا سامان اَہلِ مدینہ کے نوجوانوں کے لئے حلال کر دیتا''۔

یہ سن کر عمرو وہاں سے اُٹھ کھڑا ہوا اور اُسے اتنی ذلت و رسوائی ہوئی کہ جسے اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔جب وہ واپس جانے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''یہی نافرمان لوگ ہیں،جو اِن میں سے بغیر توبہ کئے مر جائیگا تو اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے روز ایسے ہی مخنث اور ننگا اُٹھائے گا کہ جیسے وہ دنیا میں تھا اور وہ لوگوں سے اپنا ستر نہ چُھپا سکے گا،جب بھی کھڑا ہوگا، گر پڑے گا۔ (ابنِ ماجه ،باب المخنثین)(15)

فائدہ : ہمارے دور کے ہیجڑے دین کی باتوں سے کوسوں دور ہیں اگر کوئی بندہ خدا اُنہیں ہمارا یہ رسالہ سالم(پُورا) ورنہ کم از کم یہی واقعہ سُنادے ممکن ہے کسی بندہ خدا کو نصیحت ہو، کہ ایسا بد کردار ہیجڑا دنیا میں تو ذلیل و خوار رہا لیکن قیامت میں اُسکی کتنی ذلت و خواری ہو گی۔

حکایت : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دورِ نبوت میں ایک مخنث نے اپنے ہاتھ پاؤں کو مہندی لگائی تھی،اُسے حضور پاک ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا اِسے کیوں پکڑ لائے ہو؟ اُنہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ عورتوں کی طرح مہندی لگاتا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا اسے مقام نقیع کی طرف نکال دو۔ (رواہ ابو داوَد ۔ ترغیب صفحه 39، جلد3)(16)

فائدہ : جب ایک ہیجڑے کو عورتوں کی طرح صرف مہندی لگانے میں اتنی سزا دی جاتی ہے تو جو ہیجڑا سر کی چوٹی سے لے کر پاؤں تک عورت ہی عورت بنا ہوا ہے اُس پر قیامت میں کس قدر عذاب ہو گا؟ مگر ہیجڑا کیا جانے عذاب کیا ہوتا ہے جب صرف اتنا علم ہے کہ وہ مسلمان ہے اور بس، اگر وہ ساتھ یہ بھی سمجھ لے کہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ موت کے بعد قبر کا عذاب و ثواب اور آخرت کا حساب و کتاب حق ہے تو اُمید ہے کہ اپنی غلط حرکتوں سے باز آسکتا ہے لیکن اُسے یہ باتیں بتائے کون۔

مسئلہ : ہمارے مسلمانوں میں ہاتھ پاؤں کو مہندی لگانے کی عموماً اور شادی بیاہ کے موقعہ پر خصوصاً عادت ہے کہ بیشک آج مہندی لگا کر اپنا جی خوش کر لے لیکن یاد رکھ کل قیامت میں حضور نبی پاک ﷺ گلے نہیں لگائینگے۔

15- (سنن ابن ماجہ، کتاب الحدود، باب المخنثین، الجزء2، الصفحۃ872، الحدیث2613، المکتبۃ العلمیۃ)

16- (سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب في الحکم في المخنثین، الجزء4، الصفحۃ282، الحدیث4928، المکتبۃ العصریۃ)

حضرت صفوان بن المعطل رضی اﷲ عنہ : یہ جلیل القدر صحابی وہی ہیں جنکے متعلق سیّدہ عفیفہ اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہاپر منافقین نے تہمت لگائی جس پر حضور سرورِ عالم ﷺ نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی صفائی کے طور پر فرمایا تھا۔ **بخاری شریف** میں ہے،"وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا"(17) یعنی بخدا میں اپنی اَہلیہ کے لئے خیر وبھلائی ہی جانتا ہوں۔ اور اسی بخاری میں انہی حضرت صفوان بن معطل کے متعلق فرمایا: "مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا " (18) بخدا میں صفوان میں سوائے بھلائی کے اور کچھ نہیں جانتا۔ فقیر اُویسی غفرلہٗ نے کتاب لکھی ہے،''شرح حدیث افک'' اس کے جواب میں ہے کہ وہابی دیوبندی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کو قبلِ نزولِ آیات سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے معاملہ میں علم نہ تھا فقیر نے یہ ایک ضخیم کتاب لکھی اس میں ایک جواب یہ بھی ہے۔

صفوان بن المعطل نامرد تھے : خود حضرت صفوان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سبحان اللہ قسم ہے اُس ذات کی جس کی قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نے کسی عورت کا پردہ نہیں اُٹھایا یعنی میں نے کبھی بھی عورت سے جماع نہیں کیا۔

(قسطلانی شرح بخاری شریف صفحہ342،جلد6)

امام قسطلانی شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں:

وقد روی انہ کان حصورا وان معہ مثل الھدبۃ (ارشادالساری شرح البخاری صفحہ 343،جلد 6)(19)

یعنی یہ بات پایہ تحقیق کو پہنچ چکی ہے کہ صفوان نامرد تھے اور اُن کا آلہ تناسل ناکارہ تھا اور وہ ریشہ کپڑے کی دھجی کی مانند تھا۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ بھی معلوم نہیں کہ آپکی کیفیت پیدائشی تھی یا بعد میں وعارض (بیماری کے باعث) ہوئی تھی۔

اور عینی صفحہ230،جلد13 میں ہے کہ '' وَذَكَرَ الْقَاضِي أَبُو بَكْرِ بْنُ الْعَرَبِيِّ أَنَّهُ كَانَ حَصُورًا لَمْ يَكْشِفْ كَنَفَ أُنْثَى قَطُّ ، وَفِي (سِيرِ) . . . . . لَقَدْ سُئِلَ عَنْ صَفْوَانَ فَوَجَدُوهُ لَا يَأْتِي النِّسَاءَ ''(20)

یعنی قاضی ابن العربی فرماتے ہیں کہ صفوان میں قوت مردی نہیں تھی اور نہ ہی وہ کسی عورت سے کبھی وطی کے مرتکب ہوئے اُن کے متعلق واقعہ کے دوران معلوم ہوا کہ وہ عورتوں کے جماع کرنے پر قدرت نہیں رکھتے تھے۔

فائدہ : یہ قاعدہ صحبت ہے کہ خاص بیماریوں کا علم خاص دوستوں کو ہوتا ہے جب صفوان کی رازداری اُن کے دوستوں سے مخفی نہ تھی تو بہ رواجِ زمانہ حضور ﷺ پر کیسے مخفی ہوسکتی تھی؟ یہ قرینہ بتاتا ہے کہ حضور ﷺ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ میں شکی نہ تھے بلکہ یقین رکھتے تھے۔ یہ مختلف طور طریقے مخالفین کے لئے اختیار کئے گئے جو اُس وقت حضور ﷺ کو آج والوں کی طرح لاعلم سمجھتے تھے۔ اور یہ واقعہ اتنا نزاکت رکھتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

17-(صحیح البخاری، کتاب المغازي، باب حدیث الإفک، الجزء5، الصفحۃ1520، الحدیث3910، دار ابن کثیر)

18-(صحیح البخاری، کتاب تفسیر القرآن، سورۃ النور، باب لولا إذ سمعتموہ ظن المؤمنون والمؤمنات بأنفسھم خیرا إلی قولہ الکاذبون، الجزء4، الصفحۃ1775، الحدیث4473، دار ابن کثیر)

اس کے علاوہ یہ حدیث صحیح بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کے باب قول اللہ تعالی وأمرھم شوری بینھم میں حدیث نمبر3910 میں موجود ہے۔

19- (ارشادالساری شرح البخاری، کتاب المغازی، باب حدیث الافک، الجزء9، الصفحہ183، الحدیث4141، داراحیاء التراث العربی)

20-(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، کتاب الشھادات، باب تعدیل النساء بعضھن بعضا، الجزء13، الصفحۃ325، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

کو بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق پاکدامنی کا علم تھا تو پھر اللہ تعالیٰ نے صحابہ کو زَجر (ڈانٹ ڈپٹ) کرتے ہوئے کیوں حکم فرمایا کہ اُنہوں نے واقعہ سن کر یوں نہ کہہ دیا : سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ

كَمَا قَالَ : '' السُّؤَالُ الثَّانِي : لِمَ أُوجِبَ عَلَيْهِمْ أَنْ يَقُولُوا هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ مَعَ أَنَّهُمْ مَا كَانُوا عَالِمِينَ بِكَوْنِهِ كَذِبًا قَطْعًا ؟ ''(21)

(ف) امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اِسی سوال سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یقین تھا کہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا پاکدامن ہیں تو پھر وہابیہ کا رسول اللہ ﷺ کا اِس واقعہ سے لاعلمی ثابت کرنا تعجب خیز بلکہ عبرت آموز ہے نامعلوم اس گروہ کو رسول اللہ ﷺ کو لاعلم ثابت کرنے میں کتنے نوافل کا ثواب ملتا ہے یا پھر عمداً جہنم کے گڑھے میں گر رہے ہیں۔

مزید تفصیل فقیر کی تصنیف شرح حدیث افک میں دیکھئے۔ یہاں صرف حضرت صفوان رضی للہ عنہ کے اسمِ گرامی سے زنانوں کو سمجھانا ہے کہ تم بیکار جنس نہیں ہو بلکہ تم بھی دوسرے مردوں کی طرح ہو۔ تو پھر ایسی ہمت مردانہ دکھاؤ کہ لوگ تمہاری پرواز روحانی پر رشک کریں۔

حکایت: امیر المؤ منین حضرت علی رضی کے زمانہ اقدس کا خنثیٰ : ایک شخص نے ایک خنثیٰ (ہیجڑا)

سے نکاح کیا جس کی شرم گاہ عورتوں اور مردوں کی طرح تھی اور اُسے اپنی لونڈی مہر میں دی اُس نے خنثیٰ سے جماع کیا اور وہ حاملہ ہو گیا اور اُس نے بچہ کو جنم دیا پھر اُس لونڈی سے جماع کر لیا جو اسے مہر میں دی گئی وہ لونڈی بھی حاملہ ہو گئی اور یہ واقعہ لوگوں میں مشہور ہو گیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے خنثیٰ کا حال پوچھا تو کہا گیا اُسے ماہواری آتی ہے وہ جماع کرتا ہے اور اُس کے ساتھ بھی جماع کیا جاتا ہے اور دونوں طرف سے منی خارج ہوتی ہے وہ خود حاملہ ہے اور اُس نے حاملہ بھی کیا ہے۔ لوگوں کی عقلیں اسکے جواب سے حیران ہیں۔ اب فرمایئے اِس کا فیصلہ کیا ہونا چاہیئے ؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دو غلام بلائے اور اُن کو فرمایا تم اُس خنثیٰ کے پاس جاؤ اور اُس کی دونوں طرف سے پسلیاں شمار کرو۔ اگر پسلیاں برابر ہیں تو وہ عورت ہے اور اگر بائیں طرف کی پسلیاں دائیں طرف کی پسلیوں میں سے ایک کم ہے تو وہ مرد ہے غلام خنثیٰ کے پاس گئے اور حسبِ ارشاد اُس کی دونوں طرف کی پسلیاں شمار کیں تو بائیں طرف کی پسلیاں دائیں طرف کی پسلیوں میں سے ایک کم تھی وہ واپس آئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بتایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا کہ وہ مرد ہے اور اُس کے شوہر اور اُس کے درمیان تفریق کر دی۔ اِس کی دلیل یہ بتائی کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور وہ تنہا تھے تو اُن پر احسان کیا اور مخفی حکمت کے مقتضی (تقاضیٰ) کے مطابق اُن کی جنس سے اُن کی بیوی پیدا کی تا کہ ہر ایک دوسرے سے اُنس پکڑے۔ جب آدم علیہ السلام سوئے تو اُنکی بائیں پسلی سے حواء رضی اللہ عنہا کو پیدا کیا جب آدم علیہ السلام بیدار ہوئے تو اپنے پاس بیٹھی ہوئی بہت خوبصورت حواء رضی اللہ عنہا کو پایا اسی بناء پر مرد کی ایک پسلی کم ہے اور عورت کی دونوں پسلیاں پوری ہیں اور وہ چوبیس اور مرد کی تیئیس ہیں اور بارہ دائیں اور گیارہ بائیں طرف یہی وجہ ہے کہ عورت ٹیڑھی ہوتی ہیں۔ (سوانح علی رضی اللہ عنہ)

21- (التفسیر الکبیر للرازی، سورۃ النور، قولہ تعالیٰ ولولا اذ سمعتموہ قلتم مایکو...، الجزء 13، الصفحۃ 185، ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

ترجمہ: پاکی ہے تجھے یہ بہت بڑا بہتان ہے۔

جیسے کہا، دوسرا سوال: کیوں اُن پر لازم کیا گیا کہ وہ یہ کہیں کہ یہ بڑا بہتان ہے حالانکہ وہ اسکا جھوٹ ہونا اچھے طریقے سے جانتے تھے؟ (ضیائی)

فرعون ہیجڑا: صاحب روح البیان رحمۃاللہ علیہ نے لکھاہے کہ فرعون بی بی آسیہ سے جماع کرنے پر قادر نہ ہوا کیونکہ وہ پیدائشی نامرد تھا۔
(روح البیان ،پ28،تحت آیت احصنت فرجھا ،صفحہ 1601اردو)(22)

تبصرہ اُویسی غفرلہ : فرعون کے ہیجڑے پن سے ہمارے دور کے ہیجڑوں کے لئے بہت بڑادرسِ عبرت ہے کہ ایک تم ہو کہ علمِ دنیا میں حقیر ترین بلکہ ذلیل ترین سمجھے جاتے ہو اور گداگری کا طوقِ ذلت دردر کے دھکے اور مارے مارے پھر رہے ہو ایک وہ ہیجڑا بھی تھا کہ جسکا نام سن کر بڑے جابر بادشاہوں کے جگر پارہ پارہ ہونے لگ جاتے تھے اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہیجڑا پن میں علمی، عملی استعداد میں کمی نہیں کوئی کمی اور خامی ہے تو ہیجڑوں کے اپنے ماحول کی ہے۔

حضور سرورِ عالم ﷺ کے زمانہ اقدس میں بھی ہیجڑے تھے آپ بھی اُنکی اصلاح و تربیت فرماتے آپکے بعد ہر دور میں یہ جنس نمایاں رہی جنہیں اچھی باتیں صحبت وتربیت نصیب ہوئی وہ نہ صرف علماء فقہاء بنے بلکہ اسلام کے عظیم مشائخ کہلائے۔اختصار کے پیشِ نظر اُنکی تفصیل بیان نہیں کی جارہی انشاءاللہ موقعہ ملاتو اُن حضرات کے کارنامے اور مفصل تعارف عرض کروں گا۔

لیکن مجھے افسوس اپنے دور کے ہیجڑوں کا ہے وہ بُری صحبتوں میں پھنس کر کس طرح قعرِ مذلّت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ذلیل وخوار رہتے ہیں۔چند بد معاش ہیجڑا نماؤں کے حالات ملاحظہ ہوں۔

صرف نمونہ کے طور پر چند حکایات عرض کی ہیں تاکہ ہیجڑے حضرات عبرت پکڑیں کہ قدیم سے یہ جنس موجود ہے پھروہی ہوا۔

صحبت صالح ترا صالح کند صحبتِ طالح ترا طالح کند

یعنی نیک کی صحبت نیک بخت بناتی ہے بُرے کی صحبت بُرا بناتی ہے۔

ہم اپنے دور کے اکثر ہیجڑوں کے بُرے سے بُرے حال کی مذّمت کرتے ہیں اور ساتھ اُنہیں اُخروی اور دنیوی خرابیوں سے آگاہ کرتے ہیں خدا کرے کسی کی قسمت کا ستارہ چمک پڑے۔

دورِ حاضرہ کے ہیجڑوں کا طریقہ کار : ہیجڑوں کے گندے کرتوت اور غلط کاریوں سے ہم نے کیا بحث کرنی ہے وہ جانیں اور اُنکا خدا تعالیٰ لیکن جو اُنکے ظاہری طور اطوار اور طریقہ کار ہے وہ بھی شرعاً کبائرگناہوں میں شمار ہوتا ہے چند نمونے فقیر یہاں عرض کر کے اُن کی سزائیں اور اُخروی و عیدیں اور علماءِ کرام کے ارشادات لکھتا ہے۔ہیجڑوں کا دستور ہے کہ وہ عورتوں کا فاحشانہ لباس پہن کر گانے بجانے کی ٹولی لے کر لوگوں سے اپنا حق وصول کرتے ہیں۔جس کے گھر لڑکا پیدا ہو تو اُن کے گھر والوں پر ہیجڑے اپنا ایک ضروری حق سمجھتے ہیں۔خواہ وہ کتنا غریب آدمی ہے یہ ظالم بالکل نہیں چھوڑتے۔اِسی طرح شادی کی تقریبوں میں بھی مسلمانوں کو بہت تنگ کرتے ہیں۔ڈھولک باجہ وغیرہ بجا کر سوال کرنا تو انکا ایک فخریہ امتیاز ہے۔

22- روح البیان کی عبارت اس طرح ہے۔
قال بعضهم صانته عن الفجور كما صان الله آسية عن مباشرة فرعون لانه كان عنينا وهو من لا يقدر على الجماع لمرض
(روح البیان، پارہ28، سورۃ تحریم، تحت آیت 12 "احصنت فرجھا"، الجزء10، الصفحۃ70، دارالفکر، بیروت)
(فیوض الرحمن ترجمہ روح البیان للاُویسی، پارہ28، سورۃ تحریم، تحت آیت 12 "احصنت فرجھا"، صفحہ 1269، مکتبہ اُویسیہ رضویہ، سیرانی روڈ، بہاولپور)

سزا وعیدیں : یادرہے مخنث شریعت کے تمام اَحکام میں مردوں کے برابر ہے۔اگر کسی مرد کو ہیجڑے پن کا داغ لگ جائے تو شریعت اُسے قطعاً اجازت نہیں دیتی کہ وہ عورتوں جیسا لباس پہنے یا اُن سے کسی فعل میں مشابہت اختیار کرے۔

ارشاداتِ رسول گرامی صلی اللہ علیہ وسلم

(1) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو مرد ہو کر عورتوں کا لباس پہنے، اُس پر آنحضرت ﷺ نے لعنت فرمائی ہے ۔

(ابو داود۔الا بداع صفحہ 409)(23)

(2) بخاری میں ہے اِبنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جو مرد عورتوں جیسی وضع قطع بناتے ہیں اور جو عورتیں مردوں جیسی وضع قطع بناتی ہیں۔اُن سب پر اللہ کے رسول ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔ (ریاض الصالحین صفحہ 273، جلد2)(24)

(3) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُخَنَّثِينَ مِنْ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنْ النِّسَاءِ

(رواہ احمد) (25)

یعنی اِبن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، وہ مرد ہیجڑے جو عورتوں کی وضع و قطع اختیار کرتے ہیں اُن پر اللہ کے رسول ﷺ کی لعنت ہے۔

فائدہ : اِن اَحادیث سے معلوم ہوا کہ مخنث جو مردوں کے حکم میں داخل ہے اگر عورتوں کی طرح لباس پہنے گا تو اُس کے وَجود پر حضور ﷺ کی لعنت پڑے گی۔اب بتلایئے جب حضور ﷺ نے قیامت میں ہیجڑوں کو دُھتکار دیا پھر کہاں ملیگا ٹھکانہ۔سوچ لو ہیجڑو! ملا نہ ٹھکانہ تو پھر کیا کرو گے؟

فتاویٰ علمائے کرام و فقہائے عظام رحمہم اللہ تعالیٰ علیہ

(1) شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ مدارج النبوۃ میں لکھتے ہیں "جو سائل باجہ ڈھولک بجاکر دروازوں پر جاکر مانگتا ہے، یا گانا گاکر سوال کرتا ہے ایسے سائل کو خیرات دینا حرام ہے" ۔ (فتاویٰ عبد الحی، صفحہ 356، جلد 2)

(2) مولانا عبدالحیٔ لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں، "ویکرہ کسب المغنیۃ والنائحۃ، کذا فی جوامع الفقہ"

(فتاویٰ لکھنوی صفحہ 355، جلد 2)

گانے بجانے اور نوحہ (بین) کرنے کا پیشہ حرام ہے۔یعنی جو اس سے آمدنی وصول ہو گی وہ پیسہ بالکل حرام ہے۔

23- حدیث شریف یوں ہے، الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ

(سنن ابی داود، کتاب اللباس، باب في لباس النساء، الجزء 4، الصفحۃ 60، الحدیث 4098، المکتبۃ العصریۃ)

24- (ریاض الصالحین، کتاب الامور المنھی عنھا، باب تحریم تشبہ الرجال بالنساء، الصفحۃ 461، الحدیث 1631، موسسۃ الرسالۃ، بیروت-لبنان)

25- (مسند الامام احمد، مسند بنی ھاشم، مسند عبداللہ بن العباس بن عبد المطلب، بدایۃ مسند عبد اللہ بن العباس، الجز 1، الصفحۃ 237، الحدیث 2124، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

(3) امام عینی شرح ہدایہ میں تحریر فرماتے ہیں: من السحت ما یا خذہ المغنی والنائحۃ و مہر البغی

(فتاویٰ لکھنوی، صفحہ 362، جلد 2) (26)

یعنی جو رقم گانا بجا کر یا بین بجا کر کے یا جو زِنا کے اُوپر اُجرت وصول کی جاتی ہے اِن سب کی آمدنی بالکل حرام ہے۔

(4) فتاویٰ عالمگیری میں ہے، ''جو گداگر مانگ مانگ کر پیسے جمع کرتے ہیں یہ سب آمدنی حرام ہے۔ پیشہ ور گداگر کو خیرات دینا بالکل منع ہے۔ کیوں کہ اُس کے حرام مال میں اِعانت (مدد) کرنا بڑا گناہ ہے'' ۔ (صفحہ 9 جلد 9) (27)

فائدہ : اِن فتاویٰ سے معلوم ہوا جو ہیجڑے سوال کرتے ہیں اُن کو دینا قطعاً حرام ہے۔ اِسی طرح گانے بجانے والے گداگر مانگتے رہتے ہیں یا پیشہ ور گداگری کرتے ہیں اِن سب کو خیرات دینا حرام ہے اِس مسئلہ کی تفصیل و تحقیق فقیر کے رسالہ '' گداگری اور اُس کا علاج '' میں پڑھیئے۔

ہیجڑوں کا باجہ اور گانا بجانا : اِسکے سزا و عذاب کے متعلق حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور محدث ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاویٰ حدیثیہ میں لکھتے ہیں کہ احادیث سے ثابت ہے کہ ''أَنَّ الزَّامِرَ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمِزْمَارِهِ ، وَأَنَّ السَّكْرَانَ يَأْتِي بِقَدَحِهِ''

(فتاویٰ بن حجر مکی، صفحہ 148)(28)

یعنی باجہ یا ساز بجانے والا جب قیامت میں اپنی قبر سے اُٹھے گا تو وہ ڈھول باجہ ساز وغیرہ اپنے ساتھ لے کر اُٹھے گا۔ اِسی طرح ہر نشہ پینے والا جب قیامت میں پیش ہو گا تو اپنے ہاتھ میں شراب کی بوتل یا بھنگ کا پیالہ لے کر اُٹھیگا۔

انتباہ : ہمارے دور کے ہیجڑوں کی گزر اوقات ہی گداگری اور پھر گانا بجانا ہی رہ گیا ہے اسکی سزا اُوپر عرض کر دی ہے اور باب حکایات میں بھی ایک وعید کا ذکر گزر چکا ہے اُسے بھی اِسی سزا کے ساتھ ملا لیجئے اسکے بعد اگر اپنے غلط رویہ سے کوئی ہیجڑا توبہ کر کے نہ مرا تو پھر اپنی سزا اپنے پلے باندھ کر جائے۔

(3) عورتوں کی طرح زنانہ لباس وغیرہ پہننے کی عادت ہوا گرچہ اُسے عورتوں کی طرف اُسے طبعاً اِحتیاج (حاجت) نہ ہو۔ ایسے زنانے اور زَنخے (وہ شخص جس کی حرکات و سکنات عورتوں کی سی ہو۔) سے بھی ہر غیر محرم عورت کو پردہ ہے۔ (بحر الرائق، صفحہ 195، جلد 8)(29)

غلطی کا اِزالہ : ہیجڑوں کے غلط طریقوں مثلاً عورتوں کے کپڑے پہننے اور عورتوں کی طرح طور طریقے بَرتنے سے عوام بلکہ بہت سے پڑھے لکھے سمجھدار لوگ اُن پر عورتوں کے احکام کا وہم کرتے ہیں، حالانکہ تمام فقہاء کا اِتفاق ہے کہ اِن پر مردوں کے احکام ضروری ہیں۔

26- البنایۃ شرح الھدایۃ للعینی کے الفاظ اس طرح ہیں۔ ومن السحت ما يأخذ الشاعر على الشعر والضحك للناس أو السخرية منهم ويحدث بمغازي رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وأصحابه، لا سيما بأحاديث العجم مثل الرستم وأسفنديار، وما تأخذه المغنية والنائحة والكاهنة، والواشمة، والواشرة، والمقامر، والمتوسط لعقد النكاح، والقواد، والمصلح بين المتشاحنين، وثمن الخمر والمسكر، وعسب التيس، وثمن جلود الميتات قبل الذبائح، ومهر البغي

(البنایۃ شرح الھدایۃ للعینی، کتاب الکراھیۃ، فصل فی الاکل والشرب، یدعی إلی الولیمۃ والطعام فیجد ثمۃ اللعب والغناء الجزء 12، الصفحۃ 89، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

27- (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ وھو مشتمل علی ثلاثین بابا، الباب الخامس: عشر فی الکسب، الجزء 5، الصفحۃ 349، دار الفکر)

28- (الفتاوی الحدیثیہ لابن حجر ھیتمی، کتاب البعث، الجزء 2، الصفحۃ 88، دار الکتب العلمیۃ)

29- (البحر الرائق شرح کنز الد قائق، کتاب الکراھیۃ، فصل في النظر واللمس، الجزء 8، الصفحۃ 222، دار الکتاب الإسلامی)

(1) وَالْمُخَنَّثُ كَالْفَحْلِ۔۔۔أَيْ يُنْزِلُ الْمَاءَ وَحُكْمُهُ كَأَحْكَامِ الرِّجَالِ فِي كُلِّ شَيْءٍ (کنزو بحر الرائق، صفحہ195، جلد8)(30)

مخنث شرعاً مرد کے حکم میں داخل ہے۔ جس طرح دوسرے مرد احکامِ شرعیہ میں داخل ہیں۔

محدث ابنِ قدامہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

أَوْ الْمُخَنَّثُ الَّذِي لَا شَهْوَةَ لَهُ ، فَحُكْمُهُ حُكْمُ ذِي الْمَحْرَمِ فِي النَّظَرِ (مغنی، صفحہ561، جلد 6)(31)

یعنی مخنث جسے عوام ہیجڑا کہتے ہیں، اُسے ہر غیر محرم عورت سے پردہ ہے جس طرح دوسرے مردوں سے پردہ کرایا جاتا ہے۔

فائدہ : ان فتاویٰ سے معلوم ہوا کہ مخنث مردوں کے احکام میں داخل ہیں۔ جس طرح مرد سے غیر محرم عورت کا پردہ کرایا جاتا ہے اسی طرح ہر قسم کے مخنث سے بھی پردہ کرایا جائے گا۔

بے غیرت مسلمان : دورِ حاضرہ میں عموماً بے غیرتی عام ہے عام خواتین پردہ سے متنفر ہیں مردوں کا بھی اُن پر کنٹرول نہیں پھر اُنکے گھروں میں ہیجڑے نہ ناچیں گے تو اور کیا ہوگا لیکن میری گذارش شریف گھرانوں سے ہے کہ ہیجڑوں کو گھر میں نہ آنے دیجئے خواتین کا اُن سے پردہ ضروری ہے جیسے ارشاداتِ رسولِ اکرم ﷺ بیان ہو چکے ہیں اسی لئے ہیجڑوں کو معصوم سمجھ کر اُن سے پردہ میں بے احتیاطی نہ کریں۔

ہیجڑے خطرے کا الارم : عموماً تو ہیجڑوں کو بے خطر جِنس سمجھا جاتا ہے ویسے اِنکی طرز ادا کا تقاضا بھی یونہی ہے کہ وہ جحت باز بھکاری ہے ہر ایک کے گھر چلا جاتا ہے نو مولودی میں ماں کی گود سے بچہ اُٹھالیتا ہے اور ناچ کود کر لوری سُناتا ہے عورتیں بے تحاشا اُسکے سامنے آکر بچے کا حق اُس کے ہاتھ میں تھماتی ہیں بے غیرت مرد یہ سب مناظر دیکھتے رہتے ہیں۔ لیکن اُن کی جاہلانہ شرافت یہی جواب دیتی ہے کہ یہ تو بے چارا ہیجڑا ہے۔ یہ نہیں سمجھتے کہ اگر کسی مرد میں ہیجڑے پن کی صفت پیدا ہو جائے تو یہ صرف تزویج (زوجیت) کے قابل نہیں رہے گا لیکن کیا اِس صفت کے نہ ہونے سے اُس میں تمام شرافتیں بھری ہوئی ہیں۔ (نہیں جناب یہ) غلط ہے۔

ہیجڑوں کے خطرناک پروگرام : اِنکے بعض سرتاپا شرافت نہیں بلکہ بڑی برائیوں کا سرچشمہ مثلاً وہ اندر کی عورتوں کو تاک جھانک کرکے اَوباش مردوں کو اُن سے واقف کرا سکتا ہے۔ اور باہر کے اَوباش مردوں کو پیغام رسانی کے ذریعہ کسی کی زُلف میں گرفتار کرا سکتا ہے۔ جاسوسی کے ذریعہ چوری کرا سکتا ہے۔ کسی دشمن کے ساتھ مل کر قتل کرا سکتا ہے۔ سی آئی ڈی کی ملازمت کر سکتا ہے۔ یہ سب کرتوت ہیجڑا پن کے ساتھ اُس کے سامنے ادنیٰ کھیل ہیں۔ یہ یاد رکھیں کہ ہیجڑا بھی آخر کھاتا پیتا انسان ہے، عقل رکھتا ہے، لالچ اور حسد کر سکتا ہے۔ یہ صفت اُسے فرشتہ نہیں بنا سکتی۔ شریف لوگوں کو چاہیئے کہ اُنہیں ہرگز اندر نہ آنے دیں اور نہ کسی عورت کو اِجازت دیں کہ اُن کے ساتھ کھلم کھلا بات کرے کیونکہ اِس رنگ کے بہروپیوں کے کئی خطرناک واقعات ہو گذرے ہیں اور ہو رہے ہیں جس کی تفصیل آئیگی۔ (انشاءاللہ)

بدمعاش نما ہیجڑے : ہمارے دور میں ہیجڑوں کی بدمعاشی اور اُنکے غلط کردار کسی سے مخفی نہیں اور کبھی اِس بھیس میں بدمعاش لوگ بھی اہلِ شرافت کی عزت لوٹتے ہیں، نہ دورِ حاضرہ میں بلکہ سابق دور میں بھی ایسے ہوتا رہا۔ اِن میں نصوح نامی شخص کا قصّہ بہت زیادہ مشہور ہے جسے مثنوی شریف میں تفصیل سے لکھا گیا ہے فقیر اسکی تلخیص کرتا ہے پھر مکمل اشعار مع ترجمہ عرض کروں گا۔

30- (البحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب الکراھیۃ، فصل في النظر واللمس، الجزء8، الصفحۃ222، دار الکتاب الإسلامی)

31- (المغنی، کتاب النکاح، فصل من ذھبت شھوتہ من الرجال لکبر أو عنۃ أو مرض لا یرجی برؤہ، الجزء7، الصفحۃ80، الحدیث534، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

قصہ توبۃ النصوح از مثنوی شریف: گذشتہ دور میں نصوح نامی شخص تھا جو زناکاری میں مبتلا رہا اُس کا چہرہ عورتوں جیسا تھا اِس لئے وہ اپنا مرد ہونا مخفی رکھ کر عورت بنا رہا۔ عورتوں میں گھس جاتا اور زِنا کا ارتکاب کرتا۔ اُس پر کسی کو شک بھی نہ گزرتا اِس لئے کہ اُس کا نہ صرف چہرہ بلکہ اُس کی آواز اُس کا جسم کا ہر حصّہ عورتوں کی طرح تھا وہ بادشاہوں کی لڑکیوں تک سے زِنا کا اِرتکاب کرتا رہا۔ عرصہ دراز اِس میں مبتلا رہا بار ہا توبہ بھی کی لیکن بے سُود کیونکہ نفسِ خبیث اس پر غالب تھا۔ ایک دن ایک بزرگ کے ہاں حاضر ہو کر دعا طلب کی اگرچہ وہ بزرگ اِس کے حالات سے باخبر تھے لیکن پردہ فاش نہ کیا صرف اتنا فرمایا کہ اللہ تعالٰی تجھے توبہ کی توفیق بخشے بزرگ کی دعا اثر کر گئی کہ نصوح کو توبہ کی توفیق نصیب ہوئی۔

اللہ تعالٰی نے اُسکی توبہ کا ایک سبب بنایا وہ اس طرح کہ جس حمام میں یہ تمام عورتیں جمع ہوتیں وہاں شہزادی کا بیش بہا موتی گم ہو گیا جس کی تلاش میں تمام عورتیں حیران و سرگردان (پریشان) تھیں۔ حمام کو ہر طرف سے بند کر دیا تاکہ کوئی وہاں سے باہر نہ جا سکے اور تمام عورتوں کا سامان ایک ایک کر کے دیکھا گیا لیکن موتی نہ ملا۔ بالآخر فیصلہ ہوا کہ ہر عورت کو ننگا کیا جائے اور یہ کام ایک دایہ (عورت) کے سپرد ہوا دایہ نے اپنا کام شروع کر دیا۔ اور نصوح دل ہی دل میں اللہ تعالٰی سے زاریاں (آہ و فریاد) کر رہا تھا کہ یارب! بارہا میں نے توبہ کر کے توڑ دی۔ اب میرا پردہ رکھ لے کہ اگر پردہ فاش ہو گیا تو پھر میری خیر نہیں اگر میرا پردہ رہ گیا تو پھر میں تمام گناہوں سے سچّے دل سے توبہ کروں گا کبھی اس فعلِ بد کا اِرتکاب نہ کروں گا اگر اِس کے بعد بھی باز نہ آؤں تو پھر جو چاہے کرنا۔ اسی طرح یہ عجز و نیاز سے اللہ تعالٰی سے عرض کر رہا تھا کہ دایہ نے کہا کہ اب نصوح کے کپڑے اُتارو۔ نصوح سُنتے ہی بے ہوش ہو گیا بلکہ جسم بے جان کی طرح پڑا تھا ابھی اس کے کپڑے اُتارنے کی باری نہیں آئی تھی کہ یک لخت شور اُٹھا کہ قیمتی موتی مل گیا ہے۔ اِس سے نصوح کی جان میں جان آئی پھر ہر عورت اُسکے ہاتھ پاؤں چومنے لگی اور ہر ایک یہی کہتی کہ ہم سب کا موتی کی چوری کا گمان تجھ پر تھا لیکن، غلط بودآنچہ ماپندا شتیم۔ موتی ہاتھ میں لے کر چلیں اور نصوح کو بھی اعزاز اًاٹھا لیا لیکن یہ اُن سے آنکھ چُرا کر باہر نکل گیا اور اللہ تعالٰی سے کہا یارب تیرے! احسان و کرم کی حد نہیں میں ساری زندگی ادا کروں تو کہاں اگر میرا ہر بال زبان ہو کر تیرا شکر کرے تو کس طرح کرے۔

ایک دن کسی نے کہا کہ تجھے شہزادی بلا رہی ہے اور تجھ سے سر دھونے کا کام کرانا چاہتی ہے کہا کہ اُسے جا کر کہو اب میں بیمار ہوں اور میرے ہاتھ پاؤں کام کے نہیں رہے اُس کے انکار کے بعد دل میں کہا میں ایک بار تو موت کے منہ سے نکل آیا ہوں اب دوبارہ اُس کے منہ میں جانا درست نہیں۔ اب الحمد للہ مضبوط اور پختہ توبہ نصیب ہو گئی۔ اِسے اب نہیں توڑوں گا جان جائے تو جائے لیکن توبہ بحال رہے گی کیونکہ ایسا منظر دیکھا اور بچ گیا اِس کے باوجود اگر غلطی ہو گئی تو گدھوں سے بدتر ہوں گا۔ (فیوض الرحمن، پ 28، سورۃ التحریم زیر آیت توبہ نصوحا)(32)

فائدہ : یہ مضمون فقیر نے فیوض الرحمن ترجمہ روح البیان میں بطور خلاصہ لکھا تھا لیکن جتنا اثر اصل اور مکمل مضمون میں ہوتا ہے اُتنا خلاصہ میں نہیں ہوتا فقیر یہاں اَصل مضمون عرض کرتا ہے۔

مثنوی شریف میں ہے،

(1) بود مردی پیش ازین نامش نصوح	(33) بدزد لا کی زن اورا فتوح
(2) بود روی او چو رخسار زنان	(34) مردی خودرا همی کرداو نهان
(3) او بحمام زنان دلا ک بود	(35) در دغا وحیلہ بس چالا ک بود

32- (فیوض الرحمن ترجمہ روح البیان للاُویسی، پارہ 28، سورۃ تحریم، تحت آیت 6 "توبۃ نصوحا"، صفحہ 1251، مکتبہ اُویسیہ رضویہ، سیرانی روڈ، بہاولپور)

(4) سالها می کردد لا کی وکس	(36) بونبرد از حال و سر آن هوس
(5) زانکہ آواز ورخش زن وار بود	(37) لیک شہوت کامل وبیدار بود
(6) دختران خسرو انرا زین طریق	(38) خوش همی ما لیدومی شست آن عشیق
(7) نوبهامی کردو پادرمی کشید	(39) نفس کافر تو بہ اش را می درید
(8) رفت پیش عارفی آن زشت کار	(40) کفت مارا در دعایی یاد دار
(9) سرا ودانست آن آزاد مرد	(41) لیک چون حلم خدا پیدا نکرد
(10) سست خندید وبکفت ای بدنهاد	(42) زانکہ دانی ایزدت توبہ دهاد
(11) آن دعا از هفت کردون در کذ شت	(43) کار آن مسکین بآخر خوب کشت
(12) یک سبب انکیخت صنع ذی الجلال	(44) کہ رها نیدش زنفرین ووبال
(13) اندران حمام پرمی کرد طشت	(45) کوهری از دخترشہ یاوہ کشت
(14) کوهری از حلقهای کوش او	(46) یاوہ کشت و هرزنی درجست وجو
(15) پس در حمام رابستند سخت	(47) تابجو یند اولش دربیخ رخت
(16) رختها جستند و آن پیدا نشد	(48) دزد کوهر نیزهم رسوا نشد
(17) پس بجد جستن کر فتند ازکزاف	(49) دردهان وکوش واندرهر شکاف
(18) بالک آمدکہ همہ عریان شوید	(50) هرکہ هستید از عجوز وکرنوید
(19) یک بیک راح حاجبہ جستن کرفت	(51) تابدید آید کهر دانہ شکفت
(20) آن نصوح از ترس شد در خلوتی	(52) روی زر دولب کبود از خشیتی
(21) کفت یا رب بارها برکشتہ ام	(53) توبها وعهدها بشکستہ ام
(22) کردہ ام آنها کہ ازمن می سزید	(54) تا چنین سیل سیاهی در رسید
(23) نوبت جستن اکر در من رسد	(55) وہ کہ جان من چہ سختیها کشد
(24) این چنین اندوہ کافر رامباد	(56) دامن رحمت کرفتم داد داد
(25) کرمرا این بارستاری کنی	(57) توبہ کردم من زهرنا کردنی
(26) من اکر این بار تقصیری کنم	(58) پس دکر مسنودعا و کفتنم
(27) درمیان یا رب ویارب بدو	(59) بانک آمد از میان جست وجو
(28) جملہ راجستیم پیش آای نصوح	(60) کشت بیهوش آن زمان پرید روح
(29) بعد آن خو ف وهلاک جان بدہ	(61) مژ دها آمد کہ اینک کم شدہ
(30) از غریو ونعرہ ودستک زدن	(62) پرشدہ حمام قد زال الحزن
(31) آن نصوح رفتہ باز آمد بخویش	(63) دید چشمش تابش صدر وزپیش
(32) می حلالی خواست ازوی هر کسی	(64) بوسہ می دادند بردستش بسی(33)

ترجمہ:(1) دورسابق میں نصوح نامی ایک شخص تھا ۔(2) اُس کا چہرہ عورتوں جیسا تھااور وہ اپنے جوان (مرد)ہونے کو ظاہر بھی نہیں کرتا تھا (3) وہ حمام میں عورتوں کو نہلانے کے کام پر مامور تھا۔دھوکہ بازی اور حیلہ سازی میں بھی چالاک تھا (4) عرصہ دراز تک یہی کام کرتا رہا کسی کو اُس کے اِس دھوکہ کا معمولی طور بھی علم نہ ہوا (5) اِس لئے کہ اُس کی آواز اور چہرہ عورتوں جیسا تھا۔لیکن شہوت میں کامل اور بڑا ہوشیار تھا (6) یہ بادشاہ کی لڑکیوں کی تیل کی مالش اور غسل وغیرہ کی خوب خدمت کرتا تھا۔ (7) اِسکے باوجود بارہا توبہ بھی کرتا تھا اور پختہ عزم کرتا کہ آئندہ ایسا نہیں کرونگا لیکن نفس کافر اسکی توبہ توڑ دیتا

33- (روح البیان، پ28، سورۃ التحریم زیر آیت توبہ نصوحا، الجزء10، الصفحۃ63، دار الفکر۔ بیروت)

تھا۔ (8) ایک عارف کامل کے پاس وہ نالائق گیا اور عرض کی آپ مجھے دعاؤں میں یاد رکھنا۔ (9) وہ کامل اِس کے راز سے واقف ہو گیا لیکن اللہ تعالیٰ کے طریقہ پر حوصلہ کرکے اِسکا راز فاش نہ کیا۔ (10) تبسم کرکے فرمایا کہ اے بدعادت جیسے تجھے معلوم ہے میری دعا ہے اللہ تعالیٰ تجھے توبہ کی توفیق دے۔ (11) وہ دُعاء ساتوں آسمانوں سے گزر گئی۔ اس مسکین کا کام بالآخر خوب ہوا۔ (12) ذوالجلال کے کرنے سے ایک سبب کھڑا ہوا جس سے اُسے لعنت و وبال سے نجات ملی۔ (13) وہ اس حمام میں پانی کا ٹب (تھال) بھر رہا تھا کہ شہزادی کا ہار گم ہو گیا۔ (14) موتی شہزادی کے کان کے حلقے سے گم ہوئے جس کی تلاش میں ہر عورت مصروف تھی۔ (15) حمام کو سخت بند کر دیا گیا تاکہ پہلے ہار کو دوسرے سامان میں تلاش کریں۔ (16) تمام سامان ڈھونڈ ڈالا لیکن ہار نہ ملا۔ اور نہ ہی موتی کا چور اِس سے رُسوا ہوا۔ (17) دوبارہ اِس کی تلاش میں کوشش شروع کر دی۔ ہر عورت کے منہ اور کان اور ہر سوراخ کو بار بار دیکھا۔ (18) حکمِ شاہی ہوا کہ تمام عورتیں ننگی ہو جاؤ خواہ بوڑھی ہے یا نوجوان۔ (19) نگرانِ عورت ہر ایک کی تلاش میں لگ گئی تاکہ وہ موتی کہیں سے مل جائے۔ (20) نصوح خوف سے خلوت میں چلا گیا خوف سے اُسکا چہرہ زرد اور دولَب نیلے ہو گئے۔ (21) کہا اے اللہ! بارہا توبہ توڑ بیٹھا اور ہر بار میں نے توبہ وعہد توڑا۔ (22) میں نے تو وہ کیا جس کے لائق میں تھا۔ یہاں تک کہ اب رسوائی کا سیلاب میرے سر پر آ گیا۔ (23) اگر تلاشی میں میری باری آ گئی تو پھر مجھ پر سختی کے کتنے پہاڑ ٹوٹ پڑینگے۔ (24) ایسا غم تو خدا کرے کسی کو بھی نہ ہو، اب تو میں نے رحمت کا دامن پکڑا ہے۔ (25) اے اللہ! اگر اس بار تو نے مجھ پر ستاری کی۔ تو آئندہ ہر غلط کام سے میری توبہ۔ (26) اگر اس بار بھی میں کوتاہی کروں تو آئندہ تو نہ میری توبہ قبول کرنا اور نہ ہی میری کوئی بات سننا۔ (27) اِس کے بار بار یارب کہنے کے دوران اُس مجمع سے آواز گونجی۔ (28) ہم نے سب کی تلاشی لے لی ہے اے نصوح! اب تیری باری ہے اُدھر اِس آواز سے نصوح بے ہوش ہو گیا۔ اور اس وقت گویا اُس کی روح پرواز کر گئی۔ (29) اسکے بعد جب وہ خوف و ہلاکت سے جان دے چکا آواز آئی کہ مبارک ہو ہار مل گیا ہے۔ (30) شور اور نعروں اور تالیوں کی گونج سے حمام پُر ہوا اور غم دور ہو گیا۔ (31) نصوح کی بجھی گئی ہوئی جان واپس آ گئی اُسکی آنکھ نے سینہ سے بہت چمک دیکھی۔ (32) خوشی کے مارے نصوح سے ہر ایک حلال شراب مانگتا اور اُسکے ہاتھوں کو بہت زیادہ چومتے تھے۔ (33) ہم بدگمان ہو گئے تھے ہمیں معاف فرما۔ گفتگو میں ہم نے تیرا گوشت کھایا یعنی بُرا گلہ کیا۔ (34) ہم کہتے تھے کہ موتی وہی لے گیا بس وہی لے گیا اس لئے کہ خاتون کا تیرے سوا اور کوئی ملازم نہ تھا۔ (35) یہی کہتے کہ موتی نصوح نے ہی چُرایا ہے اس لئے کہ شہزادی کا زیادہ مقرّب ملازم یہی نصوح ہے۔ (36) سب سے پہلے موتی کو میدان میں ڈھونڈنا چاہا۔ لیکن بوجہ احترام نصوح کیلئے تاخیر کی گئی۔ (37) تاکہ ممکن ہے کہ وہ اسے اپنی جگہ پر چھوڑے۔ اسی مہلت میں خود کو رہائی دے۔ (38) اس سے بہتری کی صورت چاہتے تھے۔ (39) نصوح نے کہا کہ اللہ کریم کا فضل ہوا۔ ورنہ میں تو اس سے بھی بُرا تھا جو میرے لئے کہا گیا۔ (40) جو کچھ مجھے کہتے تھے ہزار برائیوں کی ایک تھی۔ مجھ پر تو میرا عیب واضح تھا اگرچہ کسی کو کوئی شک ہو گا۔ (41) اگر میرے بدن کا ہر بال زبان ہو جائے۔ تو تیرا شکر بیان نہیں ہو سکتا۔ (42) اسکے ایک آدمی نے آکر کہا کہ تجھے شہزادی نے ازراہِ شفقت بلایا ہے۔ (43) شہزادی تجھے بلاتی ہے کہ آئے تاکہ اے پارسا! تو اُس کا سر وغیرہ دھو۔

(44) نصوح نے کہا واپس اُسے جا کر کہو کہ نصوح کے دونوں ہاتھ بیکار ہو گئے ہیں اور تیرا نصوح اِس کام کے لائق نہیں وہ بیمار ہو گیا ہے۔ (45) جاؤ اب اس کام کیلئے کسی دوسرے کو جلد از جلد تلاش کر اس لئے کہ بخدا میرا ہاتھ کام نہیں کر سکتا۔ (46) دل میں نصوح نے سوچا کہ میرا جرم حد سے بڑھ گیا ہے میرے دل سے خوف اور پھر اللہ تعالیٰ کا کرم کیسے ہٹ سکتا ہے۔ (47) میں تو مر چکا تھا یکبار گی پھر زندہ ہوا ہوں۔ میں نے موت اور عدم کی تلخی چکھ لی ہے۔ (48)

میں نے اللہ تعالیٰ کے سامنے حقیقی توبہ کی ہے یہ ہرگز نہ توڑونگا اگر میرے جسم سے جان جدا ہو جائے۔(49) اُسکے بعد دوبارہ اس محنت سخت کی طرف کون پاؤں بڑھا سکتا ہے سوائے گدھے کے۔

بہاولپور کی حافظہ: فقیر کے ایک خیر خواہ نے اسپین سے خط لکھا کہ آپ کے شہر بہاولپور میں ایک حافظہ جو دراصل حافظ مرد ہے۔ وہ شریف گھرانوں کی عزت لوٹ رہا ہے۔ تعلیم القرآن اور تبلیغِ اسلام کے نام پر شریف گھرانوں میں جا جا کر بدمعاشی کا کھیل کھیلتا ہے۔ اُنہوں نے شہریوں کے نام بھی لکھے اور تاکید کی کہ آپ اس کا انسداد کیجئے۔ لیکن چونکہ وہ حافظ فرقہ ءدیوبند سے متعلق تھی اور جن گھرانوں کے نام لکھے وہ بھی شہر بہاولپور میں مذہبی اور سماجی لحاظ سے اُونچے گھرانے کے لوگ تھے فقیر آواز اُٹھاتا تو وہ مجھے مذہبی تعصب کے بھیس میں سابق عادات کے مطابق مقدمات چلاتے۔ فقیر نے اِس پر آواز اُٹھائی البتہ اُن کے بعض گھرانوں کو آگاہ کیا تو اُلٹا بُرا مان گئے۔

اسطرح کے کئی واقعات پیش کروں تو مضمون بڑھ جائے گا سمجھدار کیلئے اتنا کافی ہے۔ اس سے میرا مقصد یہ ہے کہ ہمارے دور کے اکثر ہیجڑے خود تو تباہی و بربادی کے گھاٹ اتر گئے لیکن افسوس یہ ہے کہ اُنکے بھیس میں دوسرے بدمعاش مسلمانوں کی عزت لوٹنے میں ہاتھ رنگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے بدمعاشوں سے ہم سب کو محفوظ رکھے اور وہ کریم اِس قسم کے لوگوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔(آمین)

بدمعاشی کا ایک عنوان : دہلی کے ایک مقامی کالج کی ایم۔اے کی دو طالبات ایک غیر ملکی نوجوان کو لڑکیوں کا لباس پہنا کر اپنے ساتھ ہوسٹل کے کمرہ میں لے گئیں۔ چوکیدار کو اُنہوں نے یہ چکمہ دیا کہ یہ شہری لڑکی اُنکی مہمان ہے اور چوکیدار کو رات کے اندھیرے میں یہ شبہ بھی نہیں ہوا کہ اُنکے ساتھ زنانہ لباس میں لڑکی ہے یا لڑکا ہے۔ کئی رات اُن لڑکیوں کے بند کمرے میں ہنسی مذاق اور چھیڑ چھاڑ کا ہنگامہ ہوتا رہا۔ شروع شروع میں ملحقہ کمروں میں رہنے والی لڑکیوں کو شبہ بھی نہ ہوا کہ ساتھ والے بند کمرے میں کیا معاملہ ہے۔ مگر جب لڑکیوں کی آوازوں کے ساتھ مردانہ آواز بھی سنائی دینے لگی تو بالکل ساتھ والے کمرے میں جمع کچھ لڑکیوں نے میز پر کرسی۔ کرسی پر اسٹول رکھا۔ اور اس طرح روشندان سے جھانک کر اندر کا اخلاق سوز منظر دیکھ لیا۔ اس انکشاف پر ہوسٹل کی لڑکیوں نے چپکے سے اُن دونوں لڑکیوں کے کمرے کو باہر سے بند کر دیا۔ اور ہوسٹل کے منتظمین کو اطلاع دے دی۔ جب دروازہ کھولا گیا تو لڑکیوں نے جلدی سے لڑکے کو اپنے کپڑوں کی الماری میں چھپا دیا مگر بھانڈا پھوٹ کر رہا۔ بعد ازاں تحقیقات کے بعد ایم۔اے کی اُن دو طالبات کو جو بڑے ہی شریف اور معزز گھرانوں کی سُپُتریاں (لڑکیاں) ہیں۔ کالج سے نکال دیا۔(کوہستان، 16 اپریل 1962 ماہِ طیّبہ مئی 26)

حضرت مولانا محمد بشیر کوٹلوی یہ واقعہ لکھ کر حسبِ عادت سبق کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ نئی تہذیب نے بے حجابی مردوزن کے آزادانہ اِختلاط (ساتھ ہونا) اور مخلوط تعلیم کا جو رجحان پیدا کر دیا ہے۔ اِن کا بھیانک نتیجہ ایم۔اے کی دو طالبات کے کردار کا سا نتیجہ ہی نکل سکتا ہے۔ دینی تعلیم تو غیر محرموں کی طرف دیکھنے کی بھی اجازت نہیں دیتی لیکن یہ ماڈرن تعلیم غیر محرموں سے اِختلاط و خَلوت (تنہائی) کیلئے ایسے ایسے بہانے و فن بھی سکھاتی ہے جن کی بدولت غیر محرموں سے بند کمروں میں چھیڑ چھاڑ ہو سکے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جس طرح اُن چالاک لڑکیوں نے چوکیدار کو چکمہ دینے کیلئے لڑکے کو لڑکیوں کا لباس پہنا کر اُسے لڑکی بتا یا تھا۔ حالانکہ وہ لڑکا تھا۔ اِسی طرح آجکل کے چالاک ماڈرن افراد حرام چیزوں کو اپنانے کیلئے مسلمانوں کو چکمہ دینے کی خاطر اُن کے نام حلال چیزوں کے سے رکھ کر اُسے حلال بتانے لگتے ہیں حالانکہ وہ ہوتا ہی حرام ہے جیسے کہ یہ لوگ ''سود'' کو حلال کرنے کیلئے اُس کا نام ''منافع'' رکھ دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ ہوتا سود ہی ہے۔ سوّر کا نام دنبہ رکھ دینے سے سوّر دنبہ نہیں بن جاتا بلکہ وہ سوَر کا سوَر ہی رہتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جس طرح کالج کی دو طالبات کو اُن کے خلافِ اَخلاق فعل کی بناء پر کالج سے نکال دیا گیا اور نکالنے والوں سے یہ نہیں کہا گیا کہ آپ کا یہ اِخراج آپ کی تنگ نظری ہے اِسی طرح اسلامی کالج میں داخل مسلمان سے اگر

کوئی خلافِ ایمانی قول و فعل صادر ہو جائے تو علماء کو یہ حق حاصل ہے کہ اُسے دائرہ اسلام سے خارج بتائیں اور علماء کو یہ ہر گز نہیں کہا جاسکے گا کہ یہ فتویٰ آپ کی تنگ نظری ہے۔

ے نہ کیوں بے دین کو اسلام سے خارج کرے ملّا | اُتارے بے ٹکٹ کو ریل سے، ہے فرض ٹی ٹی کا

یہ بھی معلوم ہوا کہ عورتوں کے لئے دینی تعلیم ضروری ہے۔اوراس دنیوی تعلیم کے نتائج تو اِسی قسم کے ہوں گے جیسا آپ پڑھ چکے۔اِسی لئے اکبر الہ آبادی نے اپنی رباعی میں لکھا ہے اور خوب لکھا ہے کہ

آج وہ ہنستے ہیں میرے جُبّہ و شلوار پر!!! | ایک دن اُن کو فلک بندھوائے دھوتی تو سہی
اپنی اسکولی بہو پر ناز ہے اُن کو بہت! | کیمپ میں ناچے کسی دن اُن کی پوتی تو سہی

کالج کی تعلیم : کالج میں لڑکیوں کو پڑھانے میں اس سے بڑھ کر اور کیا نقصان ہو گا کہ اُس سے عزت لوٹ لی جاتی ہے لیکن اُسے کوئی باغیرت اور باعزت انسان سمجھے ہم کچھ کہیں گے تو ناراض ہونگے۔

نوٹ : یہ تو کالج کی تعلیم کا ایک معمولی سا واقعہ ہے اس سے بڑھ کر سخت نقصانات کی تفصیل فقیر کے رسالہ ''کالج اور لڑکی کی تعلیم'' میں پڑھئے۔

ہیجڑوں کے شرعی احکام : اب صرف یہ بتانا ہے کہ ہیجڑوں کے شرعی احکام کیا ہیں اور ہمیں اُن کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا ہے۔

علمائے ربانیین نے ہیجڑوں کے بارے میں فرمایا:

(1) علامہ نووی لکھتے ہیں: الْمُخَنَّثُ ضَرْبَانِ: أَحَدُهُمَا مِنْ خُلِقَ كَذَلِكَ، وَلَمْ يَتَكَلَّفِ التَّخَلُّقَ بِأَخْلَاقِ النِّسَاءِ، وَزِيِّهِنَّ، وَكَلَامِهِنَّ، وَحَرَكَاتِهِنَّ، بَلْ هُوَ خِلْقَةٌ خَلَقَهُ اللَّهُ عَلَيْهَا فَهَذَا لَا ذَمَّ عَلَيْهِ، وَلَا عَتَبَ، وَلَا إِثْمَ وَلَا عُقُوبَةَ؛ لِأَنَّهُ مَعْذُورٌ لَا صُنْعَ لَهُ فِي ذَلِكَ (شرح نووی لمسلم صفحہ 218 جلد 2)(34)

یعنی مخنث وہ ہے جو پیدائشی ہیجڑا ہوا س نقص کے بعد وہ اپنے اختیار سے عورتوں کی طرح وضع و قطع بنانا، بولنا اور لباس پہننا اور زنانہ حرکات نہ بنائے۔بلکہ وہ اپنی پیدائشی حالت پر رہے تو یہ ہیجڑا شرعاً نہ کسی مذمت کے قابل ہے اور نہ سماج کو اِس پر ملامت کرنے کی گنجائش ہے۔کیونکہ یہ بے چارہ معذور ہے۔اپنی پیدائش پر کچھ اختیار نہیں رکھتا۔

(2) اگر مخنث حدودِ شرعیہ سے نکل کر عورتوں کی وضع قطع اختیار کرلے تو پھر یہ فُساق کے درجہ میں داخل ہو جائے گا، پھر شرعاً اس کا یہ حکم ہے: وَكَذَا الْمُخَنَّثُ وَهُوَ الَّذِي يَأْتِي الرَّدِيءَ مِنْ الْأَفْعَالِ لَا يَحِلُّ لَهُ بِالِاتِّفَاقِ لِأَنَّهُ كَغَيْرِهِ مِنْ الْفُسَّاقِ فَيُبْعَدُ عَنْ النِّسَاءِ (بحر الرائق صفحہ 195 جلد 8)(35)

34- (شرح النووی علی مسلم، کتاب اللعان، باب منع المخنث من الدخول علی النساء الأجانب، الحدیث 2181، الجزء 14، الصفحۃ 334، دار الخیر)

35- (البحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب الکراھیۃ، فصل في النظر واللمس، الجزء 8، الصفحۃ 222، دار الکتاب الإسلامی)

اس طرح اگر مخنث عورتوں کی وضع اختیار کر کے ایسے معیوب کام کرے جن کی اُسے شرعاً اجازت نہیں ہے تو اُسے فاسقوں کے درجے میں شامل کیا جائے گا، ایسے مخنث کو ہر غیر محرم عورت سے پردہ کرایا جائے گا۔ یعنی اُمورِ دین میں، اُن کے معاملے میں سب سے زیادہ "محتاط" مسئلہ اختیار کیا جائے گا۔ (چاہے اُس کا تعلق عورتوں سے ہو یا مردوں سے۔) (دُرمختار)

مختصراً چند مسائل فقہ ہیجڑوں کے بارے میں حاضر ہیں۔

(1) وضوء اور غسل و استنجاء اسی طرح ہیں جیسے مردوں کیلئے ہیں۔

(2) نماز میں بیٹھنے کی ہیئت اور ستر وغیرہ کے بارے میں اُن کے احکام عورتوں والے ہوں گے۔ (فتاویٰ سراجیہ)

(3) اگر باجماعت نماز میں حاضر ہوں تو اُنہیں مردوں کے پیچھے کھڑا کیا جائے گا۔ (دُرِمختار)

(4) ان کیلئے نامحروم کے ساتھ خَلوت اختیار کرنا "ناجائز و حرام" ہے۔ کیونکہ اُنکی وضع قطع عورتوں جیسی ہے علیحدگی میں لواطت (اغلام بازی) وغیرہ کا خطرہ ہے۔

(5) ان کیلئے "ریشم" اور "دھاتی زیور" (جیسے سونا، پیتل، تانبہ وغیرہ کی انگوٹھی، چھلے یا چاندی کی ساڑھے چار ماشہ سے زیادہ کی انگوٹھی) پہننا "ناجائز" ہے۔

(6) چونکہ ان میں عورت ہونے کا احتمال بھی موجود ہے لہٰذا یہ بغیر محرم کے "شرعی سفر" اختیار نہیں کر سکتے۔ جسکی علّت فقیر نے اُوپر عرض کی ہے۔

(7) اگر یہ مرتد ہو جائیں (معاذاللہ) تو انہیں قتل نہ کیا جائے گا۔

(8) اگر یہ جہاد میں حصّہ لیں تو باقاعدہ ان کیلئے کوئی حصّہ مقرر نہیں، ہاں عورتوں کی مثل تھوڑا بہت دیا جائے گا۔

(9) اگر یہ حج یا عمرہ کریں تو "عورتوں والا" احرام ہو گا۔ (جوہرہ نیرہ)

(10) مر جانے کی صورت میں انہیں غسل دیا جائے گا۔ اگر ذی رحم، مَحرم ہو تو پانی کے ساتھ، اور اگر کوئی مَحرم نہ ہو تو پھر اجنبی شخص ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر پاک مٹی سے تیمم کرائے گا۔ یعنی خنثیٰ مشکل کے نہلانے کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ بالغ ہے یا بلوغیت کی عمر کو پہنچ گیا ہے تو نہ اُس کو مرد نہلا سکتا ہے نہ عورت نہلا سکتی ہے۔ اُس کو تیمم کرایا جائے گا۔ تیمم کرانے والا مرد بھی ہو سکتا ہے اور عورت بھی۔ تیمم کرانے والا اگر
مَحرم مرد یا عورت یعنی ایسا رشتے دار کہ جن سے ہمیشہ کیلئے شرعاً نکاح حرام ہوتا ہے، ہو تو ٹھیک ورنہ غیر محرم مرد یا عورت تیمم کرائے اور اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ لے اور میّت کی کلائیوں کی طرف نظر نہ کرے۔ اگر خنثیٰ مشکل چھوٹا بچہ ہو تو اُسکو نہلا دیا جائے گا۔ اُس کو مرد بھی نہلا سکتا ہے اور عورت بھی۔ محرم بھی اور غیر محرم بھی۔

(11) ان کا جنازہ پڑھایا جائے گا۔ وہی دعائیں بالغ و نابالغ پڑھی جائینگی۔

(12) انہیں عورتوں کی مثل پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے گا۔

(13) اگر یہ کسی کو زناء کی تہمت لگائیں تو ان پر "حدِ قذف" جاری ہو گی۔

(14) اگر کوئی ان پر زناء کی تہمت لگائے تو اس پر حدِ قذف نہیں۔

(15) اگر یہ چوری کریں اور تمام شرائط پائی جائیں تو ان کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(16) امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک وراثت کے مسئلے میں یہ عورت کے حکم میں ہوں گے۔ لیکن اس میں قدرے تفصیل ہے فقیر علم المیراث کے مطابق تفصیل عرض کرتا ہے۔

ہیجڑوں کو جائیدادِ میّت سے حصّہ : علم المیراث میں اسکی چھ صورتیں ہیں۔

(1) خنثائے مشکل کو مرد ٹھہرائیں اگر اُسے مرد ٹھہرانے سے کچھ نہ ملے جیسے زوج۔ اخت عینی۔ خنثیٰ لاب اس صورت میں اگر خنثیٰ کو عورت قرار دیں تو اسے سدس ملتا یہاں عول کرنا پڑتا جو سات تک ہوتا لیکن اسے مذکر ٹھہرایا گیا کہ اخ لاب صورۃ مذکورہ میں عصبہ ہوتا ہے اور جائیداد سے کچھ نہ بچے تو وہ عصبہ محروم ہوتا ہے اسی لئے یہاں مرد مقرر کیا گیا اور وہ جائداد سے محروم ہو۔

(2) اگر مرد ٹھہرانے سے کم ملے تو اسے مرد ٹھہرائیں جیسے زوج ۱۳م ۱اخت الام خنثیٰ لاب ایہاں خنثیٰ کو مذکر قرار دیا پس وہ اخ لاب عصبہ ہوا اور سے ایک جو اصحاب فرائض سے بچ رہا تھا پہنچا اور اگر اسے مونث قرار دیں تو وہ اخت لاب ذی فرض قرار پائے مستحق نصف کے اور مسئلہ ۸ کی طرف عول کرکے اور اس میں سے ۳۱ اُسے پہنچیں پس یہاں مذکر ٹھہرانے میں خنثیٰ کا نقصان ہے لہٰذا مذکر قرار پایا۔

(3) عورت ٹھہرائے جب عورت ٹھہرانے سے کچھ نہ ملے جیسے مسئلہ ۱ ابن عم خنثیٰ ولد ام یہاں اگر خنثیٰ کو مذکر ٹھہرائیں تو وہ بھی ایک ہیں عم ہو اس کو مثل ابن اول کے میراث ملی اور جو مونث ٹھہرائیں تو وہ بنت عم ذوی الارحام ہے اسے ساتھ ابن عم کے کہ عصبہ ہے کچھ نہیں ملتا پس خنثیٰ کو یہاں مونث قرار دیں گے۔

(4) عورت ٹھہرانے سے حصّہ کم ملے جیسے مسئلہ ۳ یہاں خنثیٰ کو بنت ٹھہرادیں گے پس ۳ سے مسئلہ ہو کے دو ابن کو ملیگا اور ایک سے نصف ملتا لیکن اسے بنت ٹھہرایا گیا تاکہ حصّہ کم ہو۔

(5) خنثائے غیر مشکل کو مرد ٹھہرائیں اگر جانب ذکورت اس صورت میں وہ مردوں کے برابر حصّہ لیگا۔

(6) عورت ٹھہرائیں اگر جانب انوثت غالب ہو تو عورتوں کے برابر حصّہ لیگی۔ جو عضو مردی اور عضو زنی یا دونوں میں سے ایک بھی نہ رکھتا ہو پھر اگر کسی طرح پر جانب مردی یا زنی غالب ہو جائے یعنی آلہ مردی سے پیشاب کرے اور آلہ زنی سے نہ کرے یا بالعکس یا مردوں کی طرح وطی کرے یا عورتوں کی طرح وطی کرائے یا کسی اور طرح سے تو جس جانب کا غلبہ پایا جائے وہی ٹھہرے گا۔ اور اگر کوئی جانب غالب نہ ہو مثلاً دونوں عضو سے پیشاب کرے یا کوئی عضو نہ ہو اور پیشاب کی جگہ ایک سوراخ ہو کہ کسی عضو کی ہیئت پر نہیں تو وہ خنثائے مشکل ہے۔

عقلی دلیل : ہیجڑا مذکورہ بالا صورتوں میں جائیداد سے حصّہ کم ملنے پر ناراض نہ ہوا گر وہ مسلمان ہے تو اُسے سر تسلیم خم کر لینا ضروری ہے کہ جس مالک کریم نے اُسے ایسے بنایا ہے تو اُس نے ہی جائیداد سے کم حصّہ دلوایا ہے اِسکی وجہ ظاہر ہے کہ ہیجڑے کے مرنے کے بعد اُسکی جائیداد دوسرے لوگ لینگے تو جس جائیداد سے اُسے حصّہ ملا ہے اُس میّت کے ورثہ سے حصّہ کاٹ کر۔ اللہ تعالیٰ نے اُس میت کے ورثہ کی بھلائی کے لئے یونہی حصّہ مقرر فرمایا ہے کہ جس میت نے محنت و مزدوری سے جائیداد بنائی تو اُسکی جائیداد اُسکے وارثین کھائیں تو اُسکی روح خوش ہوگی اور ہیجڑے کو مفت کا مال ملا ہے اُسکے وارثین کھائینگے تو اصلی صاحبِ جائیداد کی روح اتنا خوش نہ ہوگی جتنا اُسکے وراثین کے ملنے سے خوش ہوگی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی کریمی ہے کہ اپنے بندوں سے جس طرح چاہے کرے۔

آخری گذارش: فقیر نے یہ مضمون کسی کی عزت پر حملہ کرنے کی نیت سے نہیں لکھا بلکہ زنانے قسم کے عزیزوں کی فلاح و بہبود کے ارادہ پر سپردِ قلم کیا ہے ممکن ہے کسی بندہ خدا کو فقیر کی بات پسند آجائے کیونکہ ہیجڑے (زنانے) ہماری ہی اولاد ہیں اور تمام اولاد انسان کا برابر کا پیار ہوتا ہے اسی لئے میں چاہتا ہوں

کہ یہی زنانے دَردَر کی ٹھوکریں نہ کھائیں عورتوں کے بھیس میں رہ کر ذلت کی زندگی سے بچیں اور فقیر کی بات مان کر بچپن سے ہی تعلیمِ اسلامی میں لگ جائیں۔قرآن پاک کے حافظ بنیں اور علومِ اسلامیہ سے آراستہ ہو کر عالمِ دین بنیں پھر اپنی عزت و شان دیکھیں کہ زمانہ تمہیں کسی نگاہ سے دیکھتا ہے اور پھر آخرت کی عزت واکرام کا کیا کہنا۔

زنانے پیدائشی طور ہی ماں باپ اور عزیزوں کے علم میں ہوتے ہیں اُن پر لازم ہے کہ اُنہیں عوام میں مشہور نہ کریں بلکہ اُن کے عیوب چھپائیں اسکا اجر و ثواب وہی ہے جو دوسرے عیوب کی ستاری میں ہے پھر جب بڑے ہو جائیں تو اُنہیں اسلامی مدرسہ میں داخل کرائیں حافظ القرآن اور عالمِ دین بنائیں۔اُنکی ایسی تربیت سے نہ صرف ہیجڑوں کا بھلا ہے بلکہ دنیا و آخرت میں سرخروئی نصیب ہو گی نہ صرف سرخروئی بلکہ قیامت میں تمہیں سنہری نورانی تاج پہنائے جائینگے جیسا کہ احادیثِ مبارکہ میں ہے۔

وما علینا الا البلاغ

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور۔پاکستان

15رجب المرجب 1421ھ بروز ہفتہ